ردّ السکّین

یعنی

حبل المتین کی تائید اور جناب مولوی محمد سعید صاحب بنارسی کے رسالہ کا جواب باصواب

مولفہ

علامۂ زمن جناب مولانا ابو الخیر محمد ظہیر حسن صاحب شوق محدث نیموی عظیم آبادی

حسب الحکم

ناصر الملۃ امیر الامرا عالیجناب شیخ محمد بہاء الدین خان بہادر وزیر اعظم ریاست جوناگڈھ

باہتمام

خاکسار محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر و قومی پریس و مہتمم

سنہ ۱۳۱۲ ہجری

قومی پریس لکھنؤ مین چھپی

قیمت فی جلد ۱۰/

محمد سعید صاحب بنارسی کو ابھارا۔ لوگون کے کہنے سننے سے وہ مجبور ہوے اور ناچار قلم اوٹھایا مگر جب دیکھا کہ معقول جواب غیر ممکن ہے تو آپنے عجب چالاکیون کو راہ دی جہان کہین مین نے کتب قلمیہ کے حوالے دیے ہین یہ خیال کرکے کہ یہ کتابین نادر ہین عوام یا خواص کو بھی انکا ملنا دشوار ہی۔ اصل کتاب کیطرف کون مراجعت کرتا ہی آپ نے بے کھٹکے لکھدیا کہ یہ روایتین مولف کی گڑھی ہوئی ہین۔ کتابون کے حوالے محض جھوٹے ہین لوگون کو دھوکا دینے کو یہ عام فریب جملہ کافی تھا مگر اسپر آپ نے طرہ یہ بھی کیا کہ جابجا راویون کو بدلکر احادیث آمین بالاخفا پر جرح و قدح کردی اور بشیتر میری عبارت کا مطلب ردّ و بدل کرکے بحث شروع کردی جب کتاب ختم کرچکے تو دہلی اور خدا جانے کہان کہان ملاحظہ کے لیے بھیجی جب چند لوگون کی نظر سے گزرچکی تو چھپواکر شایع کی جسکا نام سکین رکھا ہی۔ اور دیانت و انصاف کی گردن پر چھری پھیری ہی۔ مجھے سخت تعجب ہی کہ ہر چند یہ رسالہ چند علما کی نظر سے گزرکے چھپا ہے مگر پھر بھی اسقدر پوچ لچر ہے کہ حد بیان سے باہر ہے۔ حبل المتین کے دیباجہ کی عبارت ہے وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ قَالَ اِنْ خَتَمَ بِاٰمِیْنَ فَقَدْ اَوْجَبَ وَھُوَ رَسُوْلُہٗ مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَمَنْ سَلَکَ عَلٰی طَرِیْقَتِہٖ وَاصْطَفٰی معترض صاحب اسپر یون خامہ فرسائی کرتے ہین کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما سورہ احزاب پارہ ۲۲ ترجمہ اے ایمان والو درود بھیجو حضرت پر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا۔ اللہ تعالے نے اس آیت مین دو باتون کا ارشاد فرمایا ہے ایک صلوۃ دوسرے سلام بھیجنے کا حضرت پر۔ حضرت نیموی صاحب نے خالی صلوۃ ہی پر اکتفا فرمایا اور سلام کو ترک فرماکر قول اللہ تبارک و تعالی کا خلاف کیا۔ حضرات ناظرین معترض صاحب کے علم و فہم کی ذرا داد دین کہ مین نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین صرف صلوۃ پر اکتفا کی ہی تو یہ خلاف قرآن پا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور علما کو جانے دیجیے خود آپ کے استاد جناب میان صاحب دہلوی معیار الحق مین لکھتے ہین ونصلی علی نبیک محمد الذی اوجبت علینا اتباعہ وجعلتہ لنا ھادیا وسراجا منیرا دیکھیے یہان صرف نصلی ہی نسلم نہین ہی تو کیا موءلف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

امابعد خادم حدیث نبوی ابوالخیر محمد **ظہیر احسن** شوق نیموی عرض کرتا ہے کہ جب مینے بحث آمین مین رسالہ **حبل المتین** لکھکر شایع کیا تو اللہ تعالی جلشانہ کی عنایت سے ملک پر اوسکا اتنا بڑا اثر پڑا کہ بہتیرے مذبذبین سنبھل گئے اکثر قائلین بالجہر کے خیالات پلٹ گئے۔ اہل علم مین سے کسی نے لکھا کہ بیشک یہ رسالہ نہایت قابل قدر تالیف ہوا ہی بعض جگہ تو ثبوت کی تحریر ایسی محققانہ طور پر ہے کہ پڑھنے کے وقت دلپر وجد کا عالم طاری ہو جاتا ہی اور کسی نے بالمشافہ مجھسے کہا کہ اس کتاب کا عنوان بیان کچھ ایسا اثر انگیز ہے کہ حد بیان سے باہر ہے۔ بالتحقیق سنا گیا کہ جب وہ رسالہ دہلی پہونچا تو بعض اکابر اہلحدیث نے کہا کہ البتہ تیرہ سو برس کے بعد یہ رسالہ بحث آمین مین قابل دید تالیف ہوا ہی بمقام چھپرہ جناب میانصاحب دہلوی کے ایک نامی شاگرد نے اپنے مجمع مین صاف کہدیا کہ یونتو ہم بھی اسکا جواب لکھ سکتے ہین اور آپ حضرات بھی مگر معقول جواب ذرا ٹیڑھی کھیر ہے۔ جب مخالفین نے دیکھا کہ عوام تو عوام خواص کے خیالات بدلے چلے جاتے ہین تو اوسکے جواب کے لیے جناب مولوی

بحوالہ ابن مردویہ اسکو نقل کیا ہی آپ نے بے کھٹکے یہ حکم لگا دیا کہ یہ روایت صحیح ابن خزیمہ مین
نہین ہے۔ اس کے متعلق زیادہ کیا کہون اللہ تعالی آپ پر رحم فرمائے اور عقل سلیم عطا کرے
دیکھیے حافظ منذری کی کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ مطبع فاروقی کے صفحہ ۱۰۲ مین
یہ حدیث با این عبارت موجود ہی عن انس قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم
جلوسا فقال ان اللہ قد اعطانی خصالا ثلثۃ اعطانی صلوۃ فی الصفوف
واعطانی التحیۃ انہا لتحیۃ اہل الجنۃ واعطانی التامین ولم یعطہ احدا
من النبیین قبلی الا ان یکون اللہ قد اعطاہ ہارون یدعوا موسی ویؤمن ہرون رواہ
ابن خزیمہ فی صحیحہ من روایۃ زربی مولی ال المہلب وتردد فی ثبوتہ دیکھیے اس سے
کما حقہ ثابت ہوگیا کہ عبارت منقولہ صحیح ابن خزیمہ مین ہی اور ضرور ہی۔ فرمائیے آپکا بہتان کیسا
ہباء منثورا ہوگیا۔

دوسرا بہتان

مولف نے صفحہ ۱۶ مین لکھا ہی کہ بخاری کے استاد حمیدی نے اپنی مسند مین روایت کی ہی حدثنا
سفیان بن عیینۃ نا سعید المقبری عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال ولا الضالین رفع صوتہ وقال امین حتی یسمع
من یلیہ من الصف الاول قال المعترض یہ حدیث ان الفاظ سے مسند حمیدی مین نہین
ہے۔ اور نہ آپ نے کسی معتبر کتاب کا حوالہ دیا کہ آپ نے کس کتاب کے واسطہ سے یہ حدیث
نقل کی ہی اور اگر اصل کتاب سے نقل کی ہی تو وہ اصل کتاب کہان ہی کس شخص کے کتاب خانہ
مین ہی اقول افسوس ہی کہ حدیث کے باب مین آپ حضرات کے دعوی بہت کچھ ہین مگر پھر بھی
مسند حمیدی کا پتہ نہ لگا۔ خیر اسی رد وقدح کے ذریعہ سے آپ لوگون کو نایاب کتابون کا پتا
تو ملجائے۔ بہرکیف ہندوستان مین ایک نہین بلکہ مسند حمیدی کے تین نسخے ہین۔ ایک نسخہ
الکری جناب مولانا مولوی محمد سعید صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدر آباد دکن کے کتبخانے مین۔

معیار الحق نے بھی خلاف قرآن مجید و فرقان حمید کیا ہی۔ اسکو جانے دیجیے خود آنحضرت نے اللھم صلِ علی محمدٍ نماز مین پڑھنے کو تعلیم فرمایا ہے تو کیا یہ درود شریف بھی مخالف قرآن پاک ہے نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ اسی طرح جابجا آپ نے عجب عجب شگوفے چھوڑے ہین کہ بیساختہ ہنسی آجاتی ہی آپ کا رسالہ کیا ہی گویا کشت زعفران ہی اور سب سے زیادہ شکایت مجھے اس امر کی ہی کہ مین نے حبل المتین کو نہایت تہذیب کے پیرایہ مین لکھا ہی مگر آپ نے بدتہذیبی کو یہانتک دخل دیا ہی کہ لوح پر اپنے رسالہ کی قامعہ اساس مبتدعین لکھا ہی مین آپ کے اس رسالہ کا مستقل جواب انشاء اللہ تعالی باطمینان لکھونگا مگر سردست آپنے جو لوگون کو دھوکے مین ڈالنے کے لیے میرے حوالے جھوٹ قرار دیے ہین اور مجھپر یا بعض علمائے احناف پر کذب و افترا کا بہتان باندھا ہی اور راویون پر بیجا جرح و قدح کر کے احادیث آمین بالاخفا کی تضعیف کی ہے اوسکے متعلق اشہب قلم کو جولان کرتا ہون وما توفیقی الا باللہ۔

پہلا بہتان

مولف نے صفحہ ۸ مین لکھا ہے کہ صحیح ابن خزیمہ مین بروایت انس مرفوعاً مروی ہی اعطانی الثامین ولم یعطه احداً من النبیین قبلی الا ان یکون اللہ قد اعطاه هرون یدعوا موسے ویومن هرون **قال المعترض** صحیح ابن خزیمہ کا نسخہ ہند تو کیا عرب مین بھی نہین ہے خاکسار نے مدینہ منورہ کے کتب خانون و مکہ معظمہ کے کتبخانونکو صحیح ابن خزیمہ کی تلاش مین چھان ڈالا کہین اسکا پتہ نہ پایا۔ بڑے بڑے محدثین سابقین کو دیکھنا اسکا نصیب نہین ہوا حافظ ابن حجر نے ایک ربع صحیح ابن خزیمہ کا دیکھا ہی ناظرین منصفین خیال فرماوین کہ جھوٹے و غلط حوالہ دینے مین نیموی صاحب کیسے مشاق ہین اصل امر یہ ہی کہ صحیح ابن خزیمہ مین یہ روایت نہین ہی بلکہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین اور حافظ ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر مین اس روایت کو بحوالہ ابن مردویہ کے نقل کیا ہی الخ **اقول** سخت تعجب ہی کہ آپ کی نظر اقدس سے صحیح ابن خزیمہ گزری تک نہین اور صرف اسوجہ سے کہ حافظ ابن حجر وغیرہ نے

یسیل فلم یحمل عنہ الی قولہ اے ناظرین اب آپ انصاف کرلین کہ سفیان نے توسعید سے کچھ اخذ ہی نہین کیا پھر کیسی جرات سے حضرت شوق صاحب نے اس سند کو گڑھا اقول آپکے علم و فہم پر خدا رحم فرمائے ذہبی کی عبارت سے یہ کہان نکلتا ہی کہ سفیان نے سعید سے قبل اختلاط بھی کچھ اخذ نہین کیا۔ اگر سفیان نے ان سے کچھ اخذ ہی نہین کیا تو پھر اس جملہ کے لکھنے کا فائدہ کیا ہوگا مطلب صاف ہے کہ بعد اختلاط عقل سعید مقبری سے کسی نے کچھ اخذ نہین کیا۔ اسپر یہ شبہ وارد ہوتا تھا کہ عجب کیا کہ سفیان نے بعد اختلاط کچھ اخذ کیا ہو کیونکہ انھون نے اونکی آخر عمر پائی ہی اس شبہ کے دفع کرنے کو علامہ ذہبی نے یہ کہا کہ سفیان بن عیینہ سعید کے پاس آے اور منھ سے لعاب بہتے ہوے دیکھا تو اونسے کچھ اخذ نہین کیا غرضکہ ذہبی کے اوس قول سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بعد الاختلاط سفیان نے سعید سے کچھ روایت نہین کی ہے افسوس ہی کہ حضرت معترض نے سیاق و سباق کا کچھ لحاظ نہین کیا اور دھڑسے لکھدیا کہ سفیان نے سعید سے کچھ اخذ نہین کیا۔ جناب والا پہلے فن مین کچھ ممارست پیدا کر لیجیے پھر مُنھ کھولا کیجیے **ثم قال** خدا جانے اصل سند کیا ہی مگر یہ سند تو خود حضرت نے گڑھ لی ہے اسمین کسی طرح کا شک و شبہ نہین **اقول** پہلے آپ مسند حمیدی کی طرف مراجعت کرلین جب اوسمین کوئی اور سند پائین تو مجھپر الزام لگائین۔ آپ کی دریدہ دہنی ملاحظہ فرمائیے کہ مسند حمیدی خواب مین بھی نہین دیکھی اور مجھپر سند گڑھ لینے کا بہتان باندھ دیا۔ اب رہا نہین جاتا اتنا یہ بھی سن لیجیے کہ زرقانی وغیرہ کی عبارت سے اتنا تو ضرور ثابت ہوا کہ اس حدیث کو ابوہریرہ نے روایت کیا ہے اور ابوہریرہ سے سعید مقبری نے۔ دو راوی تو ثابت ہو گئے۔ رہے سفیان بن عیینہ تو جسنے مسند حمیدی دیکھی ہے وہ خوب جانتا ہے کہ حمیدی نے اس مسند مین ہر جگہ سفیان بن عیینہ سے روایت کی ہے نہ کسی اور شیخ سے حقیقت مین وہ مسند حمیدی مسند سفیان بن عیینہ ہے پس حمیدی کی روایت مین سفیان اور سعید اور ابوہریرہ کا ہونا ضرور ہے

دوسرا نسخہ میرے مکرم دوست جناب مولوی شیخ احمد مکی محدث جنکا اکثر قیام بھوپال مین رہتا ہے اور جنکا ذکر (ص ۱۲) روئداد جلسہ دستاربندی مدرسہ فیض عام کانپور منعقدہ سنہ ۱۳۱۲ھ مین اور جنکے تالیفات سے بعض کتابین چھپکر شایع ہو چکی ہین اونکے پاس ہے مگر یہ نسخہ پورا نہین ناقص ہے۔ تیسرا نسخہ شفیقی مولوی عبدالحق صاحب ساکن کرنول ضلع مدراس کے پاس ہے۔ مینے وہ حدیث اسی کرنول کے نسخہ سے نقل کی ہی اوسمین بعینہ وہ روایت موجود ہی **ثم قال** عبارت فتح الباری سے معلوم ہوا کہ یہ زیادتی حتے یسمع من یلیہ من الصف الاول ابوداؤد کی روایت مین ہی نہ حمیدی کی روایت مین حضرت نیموی صاحب تو ایسے کامون مین بڑے شیر بہادر ہین اس زیادتی کو حمیدی کی روایت مین بھی لگا دیا ہی **اقول** مین مانتا ہون کہ فتح الباری مین زیادۂ مزادہ اگر یہ تو فرمائیے کہ ابن حجر کے حوالہ ندینے سے یہ کیونکر ثابت ہو گیا کہ وہ آخر کا ٹکڑا مسند حمیدی کے کسی نسخے مین نہین۔ دیکھیے زرقانی کی شرح موطا مطبوعہ مصر مین یہ عبارت موجود ہی کہ للحمیدی من طریق سعید المقبری وابی داؤد من روایۃ ابی عبد اللّٰہ بن عم ابی ہریرۃ کلاھما عن ابی ہریرۃ نحوہ بلفظ اذا قال ولا الضالین رفع صوتہ وقال امین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول معترض صاحب ذرا انصاف سے دیکھیے کہ علامہ زرقانی کے کلاھما کہدینے سے صاف ثابت ہو گیا کہ آخر کا ٹکڑا مسند حمیدی مین ضرور ہی۔ اور آپنے جو یہ لکھا ہی کہ زرقانی کا ماخذ فتح الباری ہی بجز مضحکہ طفلان اور کیا کہا جا سکتا ہی اور سب سے طرفہ تو یہ ہی کہ صفحہ ۳ مین جو مولف نے حمیدی کی اس روایت کا آخر ٹکڑا قال امین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول نقل کیا ہی اور اوپر کا ٹکڑا نہین لکھا تو آپ نے دونون روایتون مین مخالفت ثابت کی ہی۔ عجیب بات ہی کہ نصف حدیث نقل کرنے سے مخالفت ہو گئی **ثم قال** پہلے راوی اسکے سفیان بن عیینہ ہین وہ جب سعید مقبری کے پاس گئے تو اوسوقت سعید مختلط ہو گئے تھے ابن عیینہ نے اون سے اخذ نہین کیا۔ حافظ ذہبی میزان الاعتدال مین فرماتے ہین قلت ما احسب ان احدا اخذ عنہ فی الاختلاط فان ابن عیینۃ اتاہ فرای لعابہ

ولا بامہین رواہ ابوجعفر الطحاوی وابن شاہین فی السنن یہ عبارت جناب
مولوی خدابخش خان صاحب وکیل پٹنہ کے قلمی نسخہ لمعات سے نقل ہوئی ہے اور بعینہ یہ
عبارت بحوالہ لمعات مشکوۃ شریف کے حاشیہ پر چھپ بھی گئی ہے اب صاف ثابت ہوگیا
کہ وہ آخر کا ٹکڑا طحاوی مین بھی ضرور ہی۔ اب حضرات ناظرین انصاف فرمائین کہ جب
محشی صاحب سے کئی سو برس پیشتر اس اثر کا طحاوی مین ہونا حافظ سیوطی شافعی لکھگئے
ہین پھر یہ اتہام کہ مولوی وصی احمد صاحب محشی نے بڑھادیا ہی کسقدر لغو ہی۔ حضرت معترض
صاحب سچ فرمائیے اب بھی آپ کو افترا وبہتان پر کچھ ندامت ہوئی یا نہین **ثم قال**
اس سند مین دو راوی متکلم فیہ ہین **اقول** حضرات ناظرین خوب یاد رکھین کہ جناب معترض
صاحب نے صرف دو راویون کے مجروح ومتکلم فیہ ہونے کا دعوے کیا ہی **ثم قال** اول
سلیمان بن شعیب انکو ذہبی نے واضعین مین لکھا ہی یعنے یہ احادیث بنالیتے تھے نیز ذہبی
انکے حق مین لکھتے ہین قال ابن یونس روی مناکیر قال العقیلی حدیثہ غیر محفوظ
اقول ذرا حضرات ناظرین معترض صاحب کی دیانت ملاحظہ فرمائین میزان الاعتدال سے
جو جرحین آپ نے نقل کی ہین وہ بنام سلیمان بن شعیب بن لیث بن سعد مصری ہین اور
امام طحاوی کے شیخ کا نام سلیمان بن شعیب کیسانی ہی چنانچہ روایت مذکورہ مین کیسانی کا لفظ
موجود ہی اور اونکے دادا کا بھی نام سلیمان ہی نہ لیث چنانچہ خود امام طحاوی نے معانی الاثار
کے باب سور الہر مین یون روایت کی ہے حدثنا سلیمان بن شعیب بن سلیمان
الکیسانی انکا ترجمہ میزان مین مذکور ہی نہین آپنے عوام کو دھوکا دینے کے لیے سلیمان
مصری پر جو جرحین ہوئی ہین اونکو کیسانی کیطرف منسوب کردیا استغفر اللہ ثم استغفر اللہ
یون تو خود آپکے ہمشرب رحیم آبادیون نے آپکو کاذب وسارق بہت کچھ لکھا ہی مگر مجھے
اعتماد نہین آتا تھا مگر اب مجھے یقین ہوگیا کہ آپ ایسے امور مین ید طولے رکھتے ہین اور بفحوا
المرء یقیس علی نفسہ دوسرون کو بھی اپنی ہی طرح جھوٹا سمجھتے ہین **ثم قال** دوسرے راوی

لعہ یہ حدیث روایت کی ہے ابوجعفر طحاوی اور ابن شاہین نے اپنی سنن مین ١٢

تیسرا بہتان

مولف نے صفحہ ۲۶ مین لکھا ہے کہ امام طحاوی نے معانی الآثار کے باب قرأت بسم اللہ مین روایت کی ہے حدثنا سلیمٰن بن شعیب الکیسانی قال حدثنا علی بن معبد قال حدثنا ابو بکر بن عیاش عن ابی سعید عن ابی وائل[۵] قال کان عمر رض و علی رض لا یجہران ببسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بآمین **قال المعترض** اصل نسخون طحاوی مین یہ جملہ ولا بالتعوذ ولا بآمین نہین ہی اسکو مولوی وصی احمد صاحب محشی نے زیادہ کیا ہے الخ **اقول** استغفر اللہ جب آپ نے دیکھا کہ اس اثر سے مسئلہ آمین بالجہر بالکل ضعیف ہوا جاتا ہی کیونکہ حضرت عمر رض اور حضرت علی رض کی ترک جہر سے یہ ضرور نکلتا ہے کہ آنحضرت کا فعل بھی یونہین ہوگا کیونکہ یہ لوگ خلاف فعل نبوی نہین کر سکتے - اور چھپے ہوئے نسخون مین یہ آخر کا ٹکڑا موجود ہی ہمپر تو گڑھ لینے کا الزام لگا نہین سکتے تھے چالاکی سے جناب مولوی وصی احمد صاحب سورتی پر جو طحاوی کے محشی و مصحح ہین بڑھا دینے کا بہتان لگا دیا بندۂ خدا کچھ شرم و حیا ہی یا نہین آپ ناحق لوگون پر افترا کرتے ہین کیا اس بہتان کا گناہ آپ کے لیے معاف ہی - ہمارے شہر پٹنہ مین جناب مولوی خدا بخش خان صاحب بہادر وکیل پٹنہ کا کتبخانہ مشہور و معروف ہی وہان معانی الآثار طحاوی کا پرانا قلمی نسخہ موجود ہے اوسکی جلد اول ورق ۶۳ سطر ۶ مین یہ اثر بعینہٖ موجود ہے اسکے علاوہ دوسرا نسخہ جناب مولوی سید **فضل الرحمن** صاحب رئیس اعظم پٹنہ محلہ باقر گنج کے کتبخانہ مین بھی موجود ہی اوسکی جلد اول ورق ۱۰۶ سطر ۱ مین یہ ٹکڑا بعینہٖ مرقوم ہے ان دونون قلمی نسخون کے باب قرأت بسم اللہ مین جسکا جی چاہے آکر دیکھ لے کہ ولا بالتعوذ ولا بآمین کا ٹکڑا ہے یا نہین - خیر ان قلمی نسخون کو جانے دیجیے شیخ عبدالحق محدث دہلوی مرحوم نے لمعات مین لکھا ہے وروی السیوطی فی جمع الجوامع عن ابی وائل قال کان عمر و علی لا یجہران بالبسملۃ ولا بالتعوذ

[۵] یعنے ابو وائل سے مروی ہے کہ عمر رض و علی رض بسم اللہ اور اعوذ باللہ اور آمین کو جہر نہیں پڑھتے تھے ۱۲ منہ

تھی کا اعتبار ہے جن جن لوگون کی کنیت ابو سعد ہی اونکو ایک جگہ اور جنکی کنیت ابو سعید ہے اونکو ایک جگہ لکھا ہے۔ سعید بن مرزبانکی کنیت ابو سعد کے طبقہ مین لکھا ہی لہذا کسی طرح سہو کاتب کا وہم بھی نہین ہو سکتا۔ پس کماحقہ ثابت ہوگیا کہ سعید بن مرزبان کی کنیت ابو سعد ہے نہ ابو سعید۔ خلاصۃ التذہیب جسکی تھوڑی سے عبارت آپ نے نقل کی ہی وہ اسوقت باوجود تلاش کہین نہین ملی خدا جانے اوسمین کیونکر ہی اگر بالفرض ابو سعید ہے تو یقیناً چھاپے والون کی غلطی ہے کیونکہ اولاً ابن حجر نے اونکی کنیت ابو سعد لکھی ہے ثانیاً ذہبی نے بھی میزان اور کاشف دونون مین ابو سعد لکھا ثالثاً خلاصہ کی اصل تذہیب ہے اور تذہیب مین سعید بن مرزبان کی کنیت ابو سعد لکھی ہے المختصر طحاوی کی روایت مین ابو سعید ہین اونکے حق مین سعید بن مرزبان پر جو جرحین ہوئین ہین وہ کچھ مضر نہین کما لا یخفی علی من لہ ادنی درایۃ۔

چوتھا بہتان

مولف نے صفحہ ۲ مین لکھا ہی کہ اس اثر کو ابو جریر طبری نے تہذیب الآثار مین یون روایت کیا ہے اخبرنا ابو کریب ثنا ابو بکر بن عیاش عن ابی سعید عن ابی وائل قال لم یکن عمر و علی یجہران ببسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بآمین **قال المعترض** یہ اثر بھی بعض متعصب حنفیون کی گڑھت ہے کتب متقدمین محدثین مین اسکا پتہ نہین ہے

اقول حافظ زیلعی کے اُستاد علامہ علاء الدین ترکمانی جوہر النقی مین بعینہ بحوالہ تہذیب الآثار طبری اسکو نقل کیا ہے اور حافظ عینی نے بھی اسکو شرح صحیح بخاری مین نقل کیا ہی مگر اوسمین ابو کریب کا نام نہین جو غالباً سہو کاتب ہی بہر کیف ایسے متبرک علما کے حق مین گڑھت کا تہام بجز دریدہ دہنی اور کیا کہا جا سکتا ہی۔ خیر یہ لوگ تو حنفی تھے ان لوگون نے گڑھ لیا مگر اسکا کیا جواب ہی کہ جمع الجوامع مین حافظ سیوطی شافعی نے بھی اس اثر کی نسبت یہ لکھا ہی رواہ ابو جریر والطحاوی وابن شاہین فی السنن اس عبارت سے بھی صاف ثابت ہی کہ

ابوبکر بن عیاش ہین آخر عمر مین انکا حافظہ خراب و مختلط ہوگیا تھا **اقول** ابوبکر بن عیاش راویان بخاری سے ہین صحیح البخاری کے آخر کتاب الجنائز مین یہ روایت موجود ہی حدثنا محمد اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا ابوبکر بن عیاش الخ اور میزان مین علامہ ذہبی نے صاف لکھدیا ہی و قد اخرج لہ البخاری و ھو صالح الحدیث۔ پہلے آپ اسکو تسلیم کرلین کہ صحیح بخاری مین بعض ضعیف حدیثین بھی ہین پھر منھ کھولین۔ آپ حضرات کی عجیب حالت ہی کہان تو یہ کہا کرتے ہین کہ صحیحین مین کوئی حدیث ضعیف نہین اور جب کوئی روایت خلاف پیش ہوتی ہی تو راویان صحیحین پر بھی ہاتھ صاف کردیا کرتے ہین **قال** تیسرے راوی ابو سعید بن مرزبان کوفی بقال ہین جنکے حق مین خلاصہ مین لکھا ہی قال النسائی ضعیف و قال الذہبی ما علمت احداً وثقہ **اقول** پہلے حضرات ناظرین جناب معترض کی خبط بیانی ملاحظہ فرمائین کہ اوپر آپ نے یہ دعوی کیا کہ اس سند مین دو راوی متکلم فیہ ہین۔ اور دو راویون پر آپ جرح و قدح بھی کرچکے اب یہ تیسرا راوی متکلم فیہ کہانسے آگیا۔ اب آپ کے علم الرجال کا حال سنین کہ طحاوی کی روایت مین ابو سعید ہین نہ ابو سعد اور سعید بن مرزبان جنکے حق مین جرحین منقول ہین اونکی کنیت ابو سعد ہے نہ ابو سعید علامہ ذہبی نے میزان [ص ۳۹۴] مین لکھا ہے سعید بن المرزبان ابو سعد البقال الاعور اور میزان کے باب الکنی [ص ۴۴۹] مین ہے ابو سعد البقال سعید بن المرزبان اور کاشف مین لکھا ہی سعید بن المرزبان العبسی ابو سعد البقال الکوفی الاعور اور تہذیب مین لکھا ہے سعید بن المرزبان العبسی الکوفی ابو سعد البقال الاعور مولی حذیفۃ الیمان اور حافظ ابن حجر نے تقریب [ص ۱۴۹] مین لکھا ہے سعید بن مرزبان العبسی مولاہم ابو سعد البقال الکوفی الاعور اور اسی تقریب کے باب الکنی [ص ۴۲۱] مین لکھا ہی ابو سعد البقال ھو سعید بن المرزبان باب الکنی کی عبارتون سے اسکا وہم بھی جاتا رہا کہ شاید ابو سعید کے عوض ابو سعد سہو کاتب ہو کیونکہ باب الکنی مین حروف

وعبد اللہ بن مسعود لا دیکھ ران بالتاہین جب حاشیہ خفاجی مین حوالہ موجود ہی تو مولف کی گڑھت کیونکر ہو گئی۔ اور معجم کبیر کا جو پتہ پوچھا ہے لیجیے ہم بتائے دیتے ہین مگر ہمارا یہ احسان آپ حضرات کو ماننا پڑیگا کہ صرف نایاب کتاب کا پتہ نہین بلکہ ایک عظیم الشان کتبخانہ کا نشان بتائے دیتے ہین۔ پنجاب کے علاقہ شہر بہاولپور مین جناب مولوی شمس الدین مرحوم کا نامی کتبخانہ ہے جسکے مالک آجکل مکرمی جناب مولوی نور احمد صاحب خلف جناب مولوی شمس الدین مرحوم رئیس بہاولپور ہین اونھین کے کتبخانہ مین معجم کبیر بخط ولایت موجود ہے مین نے اس کتاب کے لیے اپنے شاگرد منشی خدا بخش صاحب طالب ملتانی کو شہر ملتان سے بہاولپور بھیجا تھا اور وہان سے نہایت جانفشانی وعرق ریزی کے ساتھ معجم کبیر پٹنہ منگوائی اور تمام وکمال دیکھ گیا اور اثر مذکور کو بضمن آثار عبداللہ بن مسعود نکالا۔ جناب معترض صاحب صرف اس کتبخانے پر کیا موقوف ہی اللہ کے فضل وکرم سے ایسے ایسے نامی کتبخانون کی اطلاع رکھتا ہون کہ بڑے بڑے شائقین حدیث کو جنکی خبر تک نہین اور بیشک میرے لیے بہت بڑا فخر ہے کہ ایسی ایسی نایاب کتابین نظر سے گزرین ہین جنکے دیکھنے کو لوگون کی آنکھین ترستی ہین **ثم قال** سند جو آپ نے گڑھی ہی اوسمین ابو سعید بقال وابو بکر بن عیاش ضعیف ہین اقول بغیر اصل کتاب دیکھے ہوے اتہام اور بہتان سے توبہ کیجیے اور ہزار بار توبہ کیجیے اور ابو سعید اور ابو بکر بن عیاش کے متعلق تیسرے بہتان مین کماحقہ بحث لکھی جاچکی۔

چھٹا بہتان

مولف نے صفحہ ۶ مین لکھا ہی کہ مسند امام احمد مین ہے حدثنا عبد اللہ قال حدثنی ابی ثنا محمد بن فضیل ثنا عاصم عن ابی عثمن قال قال بلال یا رسول اللہ لا تسبقنی بآمین **قال المعترض** اصل نسخہ مسند امام احمد مین ہی قال بلال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبقنی بآمین چنانچہ یہ روایت سنن کبری کے

کہ ابو جریر طبری جامع تہذیب الآثار نے بھی اس اثر کو روایت کیا ہی ثم قال اگر آپ سچے ہین تو اصل کتاب تہذیب الآثار سے اس اثر کو دکھلا دیجیے یا کسی کتب خانہ معروف کا حوالہ دیجیے کہ فلان جگہ یہ کتاب تہذیب الآثار موجود ہی اقول آپ اسی ذریعہ سے مجھسے نایاب کتابون کا پتہ دریافت کریجیے بہرکیف خاص شہر پشاور مین ایک نامی کتبخانہ ہے جسمین ہزارون قلمی کتابین ہین پہلے اوسکے مالک ایک ذی علم شخص تھے اب اونکی لڑکیان قابض ہین اوس کتبخانہ مین تہذیب الآثار موجود ہے آپ اوسمین دیکھ لین ثم قال معہذا اسکی سند مین ابو بکر بن عیاش و ابو سعید بقال موجود ہین حال اونکا پہلے لکھا گیا ہے اقول اسکا جواب بھی تیسرے بہتان مین لکھا گیا اور آپ کی قابلیت ظاہر کی جا چکی -

پانچوان بہتان

مولف نے صفحہ ٢ مین بحوالہ معجم کبیر طبرانی یہ اثر نقل کیا ہے حدثنا محمد بن عبد اللہ الحضرمی ثنا احمد بن یونس ثنا ابو بکر بن عیاش عن ابی سعید البقال عن ابی [٥٢] وائل قال کان علی و عبد اللہ لا یجہران ببسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بامین ہین نے اس اثر کی نسبت لکھا ہے کہ اسکو پنجاب کے نسخے سے نقل کیا قال المعترض یہ اثر بھی آپ کی گڑھت ہی کتب حدیث مین اس اثر کا کہین پتا نہین ہے حافظ زیلعی شیخ ابن الہمام عینی حافظ ابن حجر بڑے بڑے مخرج حدیث کے گذر گئے جنھون نے اثر ابن مسعود کو تلاش کیا کسی نے آجتک معجم طبرانی کا حوالہ ندیا- اب بتائیے توسہی پنجاب کے کس شہر مین یہ نسخہ طبرانی کا تھا اور کس شخص کے کتاب خانہ مین اگر آپ سچے ہین تو پورا پتہ لکھیے اقول حضرات ناظرین معترض صاحب کی دریدہ دہنی ملاحظہ فرمائین کہ آپ کی نظر سے معجم کبیر گزری تک نہین اور صرف اس سبب سے کہ زیلعی وغیرہ نے معجم کبیر کا حوالہ نہین دیا آپ نے مجھپر گڑھ لینے کا اتہام لگادیا- خفاجی کے حاشیہ بیضاوی مطبوعہ مصر مین یہ عبارت موجود ہی اخرجہ [٥٣] الطبرانی فی الکبیر عن ابی وائل قال کان علی

آپ کے جمیع ہم مشرب ملکر چاہین کہ حدیث سے نماز مین درود آہستہ پڑھنا ثابت کردین
تو دشوار ہے جب آپ حضرات کے نزدیک قولوا جہر پر دال ہی تو چاہیے کہ بفحواے
حدیث صحیحین قولوا اللھم صل علی محمد الخ درود شریف کو بھی بالجہر پڑھا کیجیے صفحہ ۱
مین جو بحوالہ دُرّمختار و شامی یہ لکھا ہی کہ اگر دو ایک مرد نے سنا تو جہر نہین وہین یہ مین نے
یہ بھی لکھدیا ہی کہ اس قسم کی قرات اصطلاح فقہا مین جہر نہین کہلاتی یعنے اگر کوئی شخص
نماز سریہ مین اسطرح قرات کرے کہ سانس کی حرکت سے دو ایک لوگ سن لین تو وہ
قرات سریہ ہی نہ جہریہ ہی سجدۂ سہو لازم نہین اور صفحہ ۴۴ مین جو مین نے یہ لکھا ہی کہ دو
ایک شخص کے بھی سننے کی حالت مین جہر کا اطلاق ہوتا ہی یہان محاورے سے بحث ہی
آپ نے جو دونون مین منافات ثابت کی ہی اور دریدہ دہنی سے دروغ گو را حافظہ نباشد
ارشاد فرمایا ہی یہ آپ کی فہم مبارک کی خوبی ہی افسوس ہی کہ آپ حبل المتین کے مطالب
بھی بخوبی سمجھنے پر قادر نہین اور خواہ مخواہ رد لکھنے پر امادہ ہوگئے صفحہ ۳۶ مین جو ابوداؤد
کی حدیث سکتہ پر آپ نے یہ اعتراض کیا ہے کہ یزید ضعیف ہین پہلے یہ ارشاد ہو کہ
آپ کس یزید کو سمجھے ہین اس نام کے بہترے رُواۃ ہین پہلے متعین کر لیجیے پھر مجھسے
جواب باصواب لیجیے۔ اور قتادہ باوجود مدلس ہونے کے مقبول ہین دیکھو ذہبی
نے میزان مین لکھا ہے مع ھذا فاحتج بہ اصحاب الصحاح ولا سیما اذا قال
حدثنا اور حسن بصری کا سماع سمرہ بن جندب سے ثابت ہے ایسی حالت مین اونکی
تدلیس کچھ مضر نہین حافظ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین لکھا ہی وھو مدلس فلا یحتج
بقولہ عن فی من لم یدرکہ اور تعلیق الممجد مین ہے امام سلہ فھو مقبول
فان مراسیل الحسن معتمدۃ اور یہ جو مین نے لکھا ہے کہ ابوداؤد جس حدیث پر
سکوت کرتے ہین وہ اونکے نزدیک صحیح ہوتی ہے اسپر آپ یون معترض ہین کہ
یہ ابوداؤد پر بہتان ہے اسکا جواب سنیے کہ حافظ ابن صلاح نے مقدمہ مین

واسطہ سے پہلے منقول ہوئی۔ اب ناظرین ذرا دیانت و امانت حضرت نیموی صاحب کا
اندازہ فرماوین اور اسپر اور روایات منقولہ غیر معروفہ کو قیاس کرین اقول وقت تالیف
حبل المتین اللہ تعالے کی عنایت سے مجھے مسند امام احمد کے متعدد نسخے ملے اور ہر ایک
مین یہ حدیث اوسی طرح پائی جسطرح مین نے نقل کی ہے۔ اور نسخون کو جانے دیجیے
جناب مولوی خدابخش خان صاحب وکیل پٹنہ کے کتبخانہ مین مسند کے چند ٹکڑے موجود
ہین نسخہ نمبری ۶۲ مین یہ حدیث بعینہ موجود ہے اسکے علاوہ اس شہر مین مسند کا ایک اور
پورا نسخہ موجود ہی جسکی کیفیت یہ ہے کہ جناب مولوی محمد محسن مرحوم ساکن خضرچاک ضلع
مونگیر کے کتبخانہ مین اسکا پورا نسخہ تھا۔ ہمارے شہر عظیم آباد محلہ صدر گلی کے نامی رئیس
جناب میر احمد حسین مرحوم نے اوسکی نقل کرانا شروع کی تین جلدین لکھی جاچکی تھین کہ
اونکا انتقال ہوگیا خضرچاک کے نسخے کی جلد رابع آجتک اونھین کے کتبخانے مین ہے
مین نے احتیاطًا پھر اس نسخہ کیطرف بھی مراجعت کی تو جلد رابع ورق ۸۸ مین وہ حدیث
بعینہ پائی۔ جسکا جی چاہے ہمارے شہر کے ان دونون قلمی نسخون مین جو نہایت پرانے
ہین آکر حدیث مذکور دیکھ جاے۔ اب مین پوچھتا ہون کہ معترض صاحب نے جسطرح
حدیث نقل کی ہی کس نسخے مین ہے اور اگر کسی نسخہ مین ہے تو عبارت منقولہ کی ترکیب
کیا ہے قاعدے سے وہ عبارت ہرگز درست نہین اور مزہ تو یہ ہی کہ آپ نے جو عبارت بحوالہ
بیہقی نقل کی ہے وہ اور ہی طرح ہے ان ھذا لشئ عجاب

ابحاث متفرقہ

حضرت معترض صاحب احادیث کے متعلق جسقدر آپ نے افترا و بہتان سکیے ہین
اون سبکا جواب باصواب ہوچکا۔ اب کچھ اور باتین ملاحظہ ہون صفحہ ۹ مین جو آپنے
آنحضرت وغیرہ کے آہستہ درود پڑھنے کا دعوے کیا ہے ذرا ارشاد ہو کہ کس حدیث مین مذکور ہے
کہ آنحضرت صلعم وغیرہ درود آہستہ پڑھا کرتے تھے۔ مین بآواز بلند کہتا ہون کہ آپ کیا اگر

تو سمجھیے سنئے کہ قاہرہ کے کتبخانہ مین یہ کتاب موجود ہے۔ دیکھیے احسان فراموشی کیجیے گا
ذرا میری تلاش کی داد دیجیے گا من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کو بھول نجائیگا۔ بیہقی نے
جو شعبہ کی حدیث رفع صوت روایت کی ہے جسکا ذکر علامہ ابن قیم نے اعلام الموقعین مین
کیا ہے مین نے اوسکی نسبت لکھا ہے کہ مجھکو اسکی صحت مین کلام ہے آپ کو غالبًا سند تو معلوم نہین
اور بے تامل صحیح ہونیکا حکم لگا دیا۔ دیکھیے بیہقی نے سنن کبریٰ مین یون روایت کی ہے
اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ فی الفوائد الکبیر لابی العباس فی حدیث شعبة
قال ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا ابراهیم بن مرزوق البصری ثنا
ابو الولید ثنا شعبة عن سلمة بن کهیل قال سمعت حجرا ابا العنبس یحدث
عن وائل الحضرمی انه صلی خلف النبی صلی اللہ علیه وسلم فلما قال ولا الضالین
قال آمین رافعا بها صوته دیکھیے اسمین ابراہیم بن مرزوق بصری واقع ہوے
ہین تقریب مین لکھا ہے ابراہیم بن مرزوق بن دینار الاموی البصری
نزیل مصر ثقة عمی قبل موته فکان یخطی ولا یرجع ذرا اس آخر کے ٹکڑے
کو ملاحظہ فرمایے اور سر بگر بیان ہو چکا اور شعبہ کا دو سندون سے روایت کرنا اسطرح
ہے کہ حدیث خفض بواسطہ سلمہ عن حجر عن علقمہ عن ابی وائل روایت کی اور حدیث
رفع صوت بواسطہ سلمہ عن حجر عن ابی وائل ایک مین علقمہ کا واسطہ ہے اور دوسرے
مین نہین پہلی روایت ترمذی وغیرہ مین موجود ہے اور دوسری روایت سنن کبرے
مین جسکی صحت مین مجھے کلام ہے افسوس ہے کہ آپکی نظر بالکل تنگ ہے اور بات بات مین
انکار کرتے ہین لیجیے آپ کی اکثر باتون کا جواب باصواب ہو چکا اب جو باتین رہگئی
ہین وہ ایسی ہین کہ ہر ذی علم خود میری کتاب حبل المتین سے اونکا جواب دیسکتا ہے
اسکے علاوہ مین خود باطمینان انشاء اللہ آپ کی ہر تقریر کا جواب لکھونگا او سوقت آپ پر
بخوبی ظاہر ہوجائیگا کہ آپ کو علم حدیث سے کس قدر بیخبری ہے۔

ابو داؤد کا یہ قول نقل کیا ہے ما کان فی کتابی من حدیث فیہ وھن شدید
فقد بینتہ وما لم اذکر فیہ شیئاً فھو صالح وبعضھا اصح من بعض اس
قول سے کما حقہ ثابت ہے کہ ابو داؤد جس حدیث پر سکوت کرتے ہین وہ انکے
نزدیک صالح ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ حدیث صالح کم سے کم درجہ حسن رکھے اور حدیث
حسن پر صحیح کا اطلاق درست ہی کما فی ظفر الامانی اور عند الحنفیہ تعلیماً زور سے
آمین وغیرہ پڑھنے کا جواز ہدایہ کے حاشیہ کے اس عبارت سے جو قرأت بسم اللہ کے باب
مین ہے ثابت ہے وان کان کتاب المکروہ لاجل التعلیم لیس بمکروہ اور مین نے
جو بہتیرے احادیث آمین بالجہر نقل کرکے یہ لکھا ہے کہ انکے علاوہ کوئی نئی حدیث کہین نظر
سے نہین گزری اسکے جواب مین آپ نے دارمی وغیرہ کی حدیثین نقل کر دی
ہین یہ آپ کی فہم مبارک کی خوبی ہے یہ تو وہی وائل بن حجر اور عطا کی حدیثین ہین
جنکو مین نے بحوالہ ابو داؤد وغیرہ نقل کیا ہے۔ پھر نئی حدیثین کیونکر ہوگئین۔
اور مصنف ابن ابی شیبہ کے اثر مین جو آپ نے یہ دعوے کیا ہے کہ اسمین مطر بن
طہمان وراق ہین نہ مطر بن میمون ،، ذرا اسکی دلیل ارشاد ہو کہ یہ نہین وہ ہین اور
سنن کبرے بیہقی اور مستدرک حاکم کی حدیثون کی نسبت جو یہ ارشاد ہوا ہے کہ یہ
روایت مدینہ منورہ کے کتبخانہ قبہ محمودیہ سے مین نے نقل کی تھی ،، مین پوچھتا ہون
کہ کیا جس سے آپ نقل کرین اس سے دوسرا شخص نقل نہین کرسکتا ہر سال ہندوستان
سے ہزارون آدمی حرمین شریفین جاتے ہین پھر وہان کے نسخون سے نقل لینا کون سی
مشکل بات ہے آپ دور کیون جاتے ہین مین ہندوستان ہی مین بتائے دیتا ہون۔
سنن کبرے بیہقی کی اکثر جلدین رامپور کے کتبخانہ مین اور پوری جلدین پشاور کے
کتبخانے مین ہین۔ اور مستدرک حاکم کے چند نسخے ہندوستان مین ہین چنانچہ مین پہلے
خضر چک مین اس کتاب سے مشرف ہوا ہون مسند ابن راہویہ کا پتہ اگر آپکو نہین ملتا

دار الحدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

یہ تو ظاہر ہے کہ حدیث مین پہلے **بلوغ المرام** یا **مشکوۃ** شریف پڑھائی جاتی ہے اور انکے مولف شافعی المذہب تھے۔ ان کتابون مین زیادہ وہی حدیثین ہین جو مذہب امام شافعی رح کے موئد اور مذہب حنفی کے خلاف ہین۔ اوسپر طرہ یہ ہوتا ہے کہ اکثر معلم درپردہ غیر مقلد ہوتے ہین۔ بیچارے اکثر طلبہ یہ ابتدائی کتابین پڑھکر مذہب حنفی سے بدعقیدہ ہوجاتے ہین پھر جب صحاح ستہ کی نوبت آتی ہر تو اونکے خیالات اور بھی بدلجاتے ہین۔ علمائے حنفیہ نے کوئی ایسی کتاب قابل درس تالیف ہی نہین کی کہ جسمین مختلف کتب احادیث کی وہ حدیثین ہون جن سے مذہب حنفی کی تائید ہوتی ہو پھر بیچارے طلبہ ابتدا مین پڑھین تو کیا اور اونکے عقائد درست رہین تو کیونکر۔ آخر بیچارے غیر مقلد نہون تو کیا ہون۔ فقیر نے انھین خیالات سے حدیث شریف مین آثار السنن نام ایک کتاب کی بنائے تالیف ڈالی ہے اور ارادہ ہے کہ کتب متداولہ کے علاوہ عرب وعجم کے نایاب کتب احادیث سے حدیثین انتخاب کر کے جمع کرون اور حاشیے پر اسناد لکھدون السعی منی والاتمام من اللہ۔

مین نے اس متبرک کتاب کے لیے عظیم آباد مین **دار الحدیث** قائم کی ہے جس سے غرض یہ ہے کہ درس احادیث کے ساتھ ہندوستان کے نامی کتبخانون سے کتب احادیث کی فراہمی کا سامان کیا جائے۔ اور جو نایاب کتابین کتبخانون سے باہر نکل نہین سکتین وہان خود جاکر اونمین سے حدیثین انتخاب کیجائین۔ ظاہر ہے کہ اس اہم کام کے لیے سرمایہ وافر درکار ہے بغیر توجہ قوم وارا کین ریاست صرف میری محنت کافی نہین ہوسکتی۔ مگر ہمارے احناف کا جوش مذہبی اور ہندوستانی ریاستون کی فیاضی ہمین یقین دلاتی ہے کہ انشاء اللہ تعالی **دار الحدیث** کو ضرور کافی مدد ملیگی۔ اور ہمارا حوصلہ روز بروز بڑھتا جائیگا۔ اور ہم ضرور کامیاب ہونگے۔ امید کہ جن صاحب کے پاس حدیث شریف کی کوئی نایاب کتاب ہو اوس سے فقیر کو مطلع فرمائین۔

المشتہر

تنبیہ

اب چلتے چلاتے اتنا تو ضرور کہونگا کہ مین نے جو یہ دعوے کیا ہی کہ خلفاء اربعہ ؓ مین سے کسیکا آمین بالجہر کہنا اثر صحیح کیا معنی اثر ضعیف سے بھی ثابت نہین دیکھیے اسکے خلاف آپ ثابت نکرسکے اسکے علاوہ عقلی طور پر جو مین نے ترک جہر آمین کی دلیل پیش کی ہے کہ نماز جہریہ دنرات مین تین وقت پڑھی جاتی ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز جہر مین زور سے آمین کہتے ہوتے تو یہ واقعہ پوشیدہ رہنے کا نہ تھا بلکہ طشت ازبام ہوجانیکا تھا صحابہ و تابعین ہرگز مختلف نہوتے ابوہریرہ رضؓ کو کبھی ترک تامین کی شکایت کی نوبت ہی نہ آتی۔ کیونکہ ہرشخص دیکھا دیکھی زور سے آمین کہتا اور سنت نبوی کو جاری رکھتا۔ یہ وہ بات تھی جسمین اختلاف کی صورت ہی ممکن نہ تھی مثلاً امریکہ مین اگر کوئی عالم جائے اور لوگون کو مسلمان بنائے اور وہان برابر نماز جہریہ مین ثنا کو زور سے پڑھے تو ہرگز اوسکے مرید مختلف نہونگے اور دیکھا دیکھی ہرشخص زور سے ثنا پڑھیگا۔ پس غور کرنے سے عقلی طور پر بھی ضرور ثابت ہوجاتا ہی کہ آنحضرت ؐ نے یا تو کبھی زور سے آمین نہین کہی یا اگر کہی ہی تو احیاناً اور اکثر آپ نے آہستہ ہی کہی ہے جس سے استمرار ترک جہر آمین بخوبی ثابت ہوتا ہی میری اس تقریر کا بھی کچھ جواب آپ سے نہوسکا اور دبی زبان سے تکبیر کا واقعہ کہکے کھا بدے جناب والا ذرا صاف فرمائیے تو قلعی کھلے۔ بات تو یہ ہی کہ آپ حضرات تعصب سے نمانین یہ امر آخر ہی ورنہ عقلاً و نقلاً ہر طرح آمین بالسر کو ترجیح ہی جسکا تفصیلاً بیان حبل المتین مین موجود ہی یہی وجہ ہی کہ جب سے یہ رسالہ چھپا ہی اکثر لوگون کے خیالات پلٹ گئے آمین بالسر کی قوت کے قائل ہوگئے۔ اور جواب جواب الجواب سے تو اور بھی آپ حضرات کی رہی سہی بات جاتی رہی۔ اور بخوبی قلعی کھل گئی۔ عام طور پر لوگون کو معلوم ہوگیا کہ قائلین بالجہر کے پاس آمین بالسر کے دلائل عقلیہ و نقلیہ کا کوئی معقول جواب نہین

والحمد للہ علی ذالک ؎

تمت

اشتہار کتب مؤلف

اَوشحۃ الجید

ائمہ اربعہ رح کی تقلید کے بیان مین اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری مین یہ رسالہ نہایت ہی محققانہ لکھا گیا ہے قیمت فی جلد۔ مع محصول ۵/.

مقالۂ کاملہ

ایک صاحب نے حضرت مرشدنا مولانا فضل رحمن گنج مرادآبادی مدظلہٗ کے بعض اشادات وملفوظات پر کچھ بیجا خامہ فرسائی کی تھی اوسی کے جواب مین یہ رسالہ لکھا گیا ہے قیمت فی جلد مع محصول۔ ۴/.

تذئیل

اس رسالے مین ہاتھ وغیرہ چومنے کا استحباب کتب فقہ وحدیث سے کما حقہٗ ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت فی جلد ۲/.

حبل المتین

آمین بالسر کے ثبوت مین یہ رسالہ نہایت تحقیق کے ساتھ لکھا گیا ہے جسکے مداح مخالفین بھی ہین قیمت مع محصول۔ ۶/.

ازاحۃ الاغلاط

غلط الفاظ کی تحقیق مین یہ رسالہ بحوالۂ کتب واشعار اساتذہ نہایت جانفشانی سے لکھا گیا ہے۔ قیمت فی جلد۔ ۸/

اصلاح

یہ رسالہ شعرائے ہند کے حق مین حکم اکسیر رکھتا ہے۔ اسمین متروکات وغیرہ کا بیان نہایت تحقیق کے ساتھ ہے قیمت فی جلد۔ ۲/.

ایضاح

یہ رسالہ اصلاح کی شرح ہے۔ جسمین شاعری کے متعلق جابجا جدید ومفید باتین درج ہین۔ طرّہ یہ ہی کہ اصلاح وازاحۃ الاغلاط یہ دونون نایاب رسالے بھی بعد نظر ثانی اسکے ساتھ چھپے ہین۔ قیمت فی جلد۔ ۶/.

سُرمۂ تحقیق

یہ رسالہ اسم بامسمی ہے جسکی دھوم سارے ہندوستان مین مچی ہوئی ہے۔ اسمین معرکۃ الآرا الفاظ کی چھان بین کی گئی ہے۔ اسکے ساتھ نعمت عظمےٰ۔ حل القصیدہ۔ تذکرۃ الشوق۔ دندان شکن۔ طومار التوبیخ بھی شامل ہین قیمت فی جلد مع محصول۔ ۵/

L2193

نغمۂ راز

یہ پردرد مثنوی اُردو مین نہایت پاکیزہ خیال کے پیرائے مین نظم ہوئی ہے۔ فی جلد مع محصول۔ ۴/.

یادگار وطن

یہ ایک عمدہ تذکرہ ہی جسمین مولف کی سوانح عمری اور حضرات عظمی کے تراجم اور بارہ گیارہ کے حالات درج ہین جسمین جابجا اخبار ومضامین کے طرفین کی چھیڑ چھاڑ اور زباندانی وغیرہ کے متعلق نہایت عمدہ مباحث لکھے گئے ہین۔ قیمت فی جلد مع محصول ۸/.

سوز وگداز

عظیم آباد کا عاشقانہ اصلی قصہ حسن او شام سندر کے عشق وحسن کی ہوبہو تصویر پاک محبت کے دلکش واقعات یہ مثنوی عنقریب چھپنے والی ہے اسکے ساتھ نغمۂ راز درد جدائی صبح وصال شام فراق کا بھی مجموعہ رہیگا قیمت مع محصول۔ ۶/.